ABC Certified Weekly MASAEL Quetta

مسائل آپ کے اجاگر ہم کرینگے

ہفت روزہ مسائل کوئٹہ

ایڈیٹر: غضنفر محمد کھیتران

03136823946

masaelqta@gmail.com

جلد نمبر:22 | 22 جون تا 28 جون 2019ء | قیمت 8 روپے | شمارہ نمبر:24

بلوچستان کی ممتاز دینی و روحانی شخصیت جن کا ان دنوں عرس منایا جا رہا ہے

پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا سالانہ عرس مبارک

آپ کا سالانہ عرس کوئٹہ اور کراچی میں الگ الگ دنوں میں منایا جاتا ہے

پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی — مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

آپ کا عرس مبارک ہر سال سجادہ نشین پیر سید نور علاؤالدین شاہ قادری چشتی کے زیر نگرانی دربار غوثیہ یوسفیہ (دربار پیر یوسف شاہ غازیؒ) جیل روڈ ہدہ میں 25 تا 30 جون کو کوئٹہ میں نہایت عقیدت واحترام کیساتھ منایا جاتا ہے

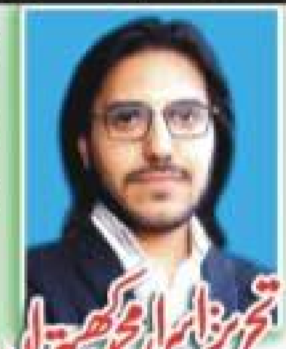

تحریر: اسرار محمد کھیتران

نسل انسانی پر خلق کائنات کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ ان کی اصلاح اور صراط مستقیم دکھانے کیلئے مختلف اوقات میں پیغمبروں کو بھیجا جنہوں نے بھٹکی ہوئی انسانیت کی رہنمائی کی اور حیوانیت پر انسانیت کو فتح دلائی سرکار دو عالم حضور پاک ﷺ سے قبل جتنے بھی انبیاءؑ تشریف لائے ان کے پیغام کا دائرہ کسی خاص قوم قبیلہ یا گروہ انسان کی اصلاح وہدایت کا کام ہوتا تھا لیکن حضرت محمد مصطفی ﷺ دونوں جہانوں کیلئے رحمت وہدایت بن کر آئے اور انبیاء کرام کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ لوگ ان کی اطاعت کریں اور اس اطاعت کے ذریعے اپنے خالق حقیقی کی رضا حاصل کریں۔ صوفیائے کرام کی اصطلاح میں ولی اس کو کہتے ہیں جس کا دل ذکر الہی میں مستغرق رہے شب وروز تسبیح و تحلیل میں مصروف ہو اس کا دل محبت الہی سے لبریز ہو اور کسی غیر کی وہاں گنجائش تک نہ ہو اگر وہ کسی سے محبت کرتا ہے تو وہ صرف اللہ کیلئے اور اگر نفرت کرتا ہے تو وہ بھی صرف اللہ کیلئے۔

سجادہ نشین دربار غوثیہ یوسفیہ پیر سید نور علاؤالدین شاہ قادری چشتی

اولیائے کرام اشاعت اسلام کا اہم ترین ذریعہ ہیں صدق وصفا کے یہ پیکر دنیا کے گوشہ گوشہ میں روحانیت کا نور پھیلاتے رہے سرکار دو عالم حضرت محمدؐ کا فرمان مبارک ہے کہ جب تک زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا موجود ہوگا قیامت نہیں آئے گی۔ یہ ان مبارک ہستیوں کی طرف ہی اشارہ ہے جو ہر وقت ذکر وفکر میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد پاک ہے کہ اللہ تعالی کسی وقت بھی دنیا کو تمام حجت سے محروم نہیں رکھتا۔ کوئی وقت کوئی زمانہ اولیاء اللہ سے خالی رہا نہ رہے گا۔ برصغیر پاک و ہند کی تاریخ کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس سرزمین پر ایمان کی شمع مسلمان صوفیائے کرام نے ہی روشن کی ہے۔ اسلام کی تبلیغ اور مقبولیت کیلئے جو کام بے سرو سامانی میں درویش اور فقیر کر گئے ہیں وہ شہنشاہ بھی نہ کر سکے۔ برصغیر کے گوشہ گوشہ میں مسلمان صوفیاء اور اولیاء اللہ کے مزارات آج بھی مسلمانوں کیلئے مقدس مقامات کی حیثیت رکھتے ہیں اور ان کی رونق اور آب وتاب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

ان بزرگان دین میں ایک نام حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا بھی ہے جن کی پیدائش 6 اگست 1947ء کو دربار غوثیہ یوسفیہ جیل روڈ ہدہ کوئٹہ میں ہوئی۔ آپ کے والد ماجد حضرت پیر طریقت قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین پیر سید محمد یوسف شاہ غازیؒ اس دنیائے فانی سے پیر 27 اپریل 1953ء کو رحلت فرما گئے تھے۔ حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی اور سگے بھائیوں کی پرورش اور تعلیم آپ کے چچا حضرت پیر سید مسکین شاہ نے کی جو آپ کے مرشد کامل بھی تھے۔ تعلیم وغیرہ سے فراغت کے بعد مرشد کامل کے حکم پر بہت ہی کم عمری میں مسند طریقت پر فائز ہوئے اور آپ نے خلق خدا کی خدمت کیلئے اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی۔ 22 سال قبل کراچی میں گردے کے علاج کے دوران ڈاکٹروں کی غفلت کی وجہ سے آپ کا ایک گردہ جو ٹھیک حالت میں تھا ناکارہ ہوگیا اور نکالنا پڑا اس کے بعد آپ نے مسلسل کراچی میں قیام فرمایا تاہم خلق خدا کی خدمت جاری رکھی۔ آپ اکثر اپنے مریدین اور عقیدت مندوں کو نماز کی ادائیگی اور حضورؐ پر درود وسلام بھیجنے کی تلقین فرماتے تھے اور فرماتے کہ جھوٹ، چغلی، رشوت خوری، دھوکہ دہی سمیت دیگر غیر اسلامی کاموں سے دور رہیں اور فرمایا کرتے کہ والدین کا احترام اور خدمت کیا کریں۔ آپ کا ظاہر وباطن ایک تھا اور اللہ کے فضل وکرم سے جس طرح ان کو ظاہری حسن حاصل تھا ویسے ہی باطنی طور پر بھی طریقت کے حسن سے مزین تھے۔

آپ کی طبیعت میں حد درجہ سادگی تھی اور گفتگو نہایت شائستہ وزم، مختصر یہ کہ قول وفعل کے میدان میں تضاد نہ تھا ریاکاری نمود ونمائش نہ تھی ان کا ہر فعل وعمل اللہ تعالی کیلئے ہوتا، حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی صاحب ان تمام اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔

حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی ولد حضرت پیر سید محمد یوسف شاہ غازیؒ نے ساری زندگی رب کریم کی یاد میں گزاری اور عشق مصطفی سے اپنے قلب کو منور فرمایا آپ دنیا میں رہ کر بھی دنیا سے بے نیاز رہے آپ نے اپنی حیات مبارک میں دشمنوں سے بھی پیار کیا آپ کو اسلام سے دلی لگاؤ تھا آپ عموماً فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کی بنیاد جن لوگوں نے عشق ومحبت پر رکھی وہ لوگ حقیقت میں کامیاب وکامران ہیں جو عقل کے پیچ وخم میں پھنس گئے وہ اپنی کامیابی کو کامیابی نہ سمجھیں کیونکہ جس کامل واکمل اسلام کو آقائے نامدار مخلوق خدا کی طرف لے آئے تھے اس واسطے آپ نے دین خدا پر تکلیفیں اٹھا کر شکر الہی کا اظہار فرمایا۔ حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی اپنے زمانے میں نایاب ہستی تھے سخاوت کا یہ عالم تھا کہ جو سوالی در پر آیا اس کے سوال کو رد نہ فرماتے تھے۔ ولی وہ ہے جو نفس کی برائیوں سے پاک وصاف ہو، تصوف کا بنیادی مقصد تزکیہ نفس ہے یہ کسب حلال، صبر اور خدمت خلق کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ حضرت قبلہ پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کا فرمان ہے کہ رزق حرام اور دھوکہ دہی سے گریز کریں اور اپنی بڑھائی کی خاطر غلط بیانی نہیں کرنی چاہئے، ہر عمل اللہ کی خوشنودی کیلئے کیا جانا چاہئے ظاہرہ حالت کی درستگی کیساتھ ساتھ اپنے باطن کی درستگی بھی بے حد ضروری ہے۔

حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی فرمایا کرتے تھے کہ بیعت ایک اہم درجہ ہے جب کوئی شخص کسی شیخ کا مرید ہوجائے تو پھر مرید کا یہ حق ہے کہ اس پر کاربند رہے اور شیخ کے تصور سے طریقت کی منازل کو طے کرے۔ اہل ایمان کیلئے شیخ کی بیعت کو توڑنا ایک بڑا جرم ہے۔ اس لئے مرید کو چاہئے کہ کسی شیخ کی بیعت کرنے سے قبل بہت سوچ بچار سے کام لے۔ اور مرید پر لازم ہے کہ اپنے مرشد سے وفاداری، دیانتداری، عقیدت وخلوص نیت مظاہرہ کرے تاکہ مرید روحانی فیض سے مستفیض ہوسکے اور شیخ کے بتائے ہوئے وظائف کرکے اپنی منزل اور معرفت الہی کا نور حاصل کر سکے۔

حضرت پیر سید نور نبی شاہ قادری چشتی کے دن خدمت خلق اور راتیں عبادت الہی میں بسر ہوتیں۔ آپ بے مثال اور باکمال پیر طریقت تھے۔ طریقت کا مخالف جب بھی ان کے پاس آتا تو پہلی ملاقات میں ہی طریقت کا قائل ہوجاتا یعنی دل کی گہرائیوں سے راہ حق کو قبول کر لیتا۔

مسلسل بیماری کے باوجود آپ نے خلق خلق خدا کی خدمت اور فیوض وبرکات کا سلسلہ جاری رکھا۔ لوگ دور دراز سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور فیض یاب ہو کر جاتے آپ 30 جون 1997ء بروز پیر اذان مغرب کے وقت خالق حقیقی سے جاملے اور یکم جولائی 1997ء کو آپ کی میت بذریعہ طیارہ کراچی سے کوئٹہ لائی گئی نماز عصر کے وقت آپ کو والد ماجد حضرت پیر سید محمد یوسف شاہ غازیؒ کے پہلو میں دفن کردیا گیا جس جگہ کی آپ نے اپنی زندگی میں ہی وصیت کر دی تھی۔

اشاعت خاص

وزیر اعلیٰ جام کمال کا وژن: پشین ماڈل ضلع

جب کوئی شہر علاقہ کسی ہمدرد، جرائت مند اور انسان دوست خدمت گزار کی رہنمائی میں آجائے تو خلق خدا کی جانب سے اس رہنماء کی کارکردگی اور بہتر حکمت عملی کے تذکرے زبان زدعام ہوں گے۔ اس وقت جس علاقہ کا میں ذکر کر رہا ہوں وہ ہمارا ضلع پشن ہے۔

رپورٹ: گل میر

بلوچستان بھر کی طرح ضلع پشین بھی کچھ عرصے تک ابتر انتظامی اور امن وامان کی مخدوش صورتحال سے دوچار تھا۔ پشین کے لوگ ضلع میں بدانتظامی، بدعنوانی، رہزنی، دہشت گردی کے متعدد وارداتوں اور عدم استحکام کی وجہ سے پریشانی میں مبتلا تھے اسی طرح سرکاری دفاتر، درسگاہوں اور صحت کے مراکز بھی پشین کے عوام کی تعلیم و ترقی اور خدمت کے حوالے سے سست روی اور جمود کا شکار ہو چکے تھے چونکہ وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان عالیانی کی رہنمائی اور سربراہی میں موجودہ حکومت عوام کی ترقی و خوشحالی اور اچھی حکمرانی کے قیام کا تہیہ اور تمام سست رو اور جمود کے شکار اداروں اور محکموں کو فعال بنانے کا عزم کر چکی ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان کے عوام کی فلاح و بہبود اور ترقی و خوشحالی کے وژن اور جذبے کو آگے بڑھاتے ہوئے میجر (ر) اورنگزیب بادینی ضلع پشین میں لوگوں کو بنیادی صحت و تعلیم کی فراہمی، انفراسٹرکچر کی بہتری و بحالی، سائلین کو درپیش مسائل کو فوری طور پر حل کرنے کو یقینی بنانے کے لیے ایک عزم اور اعتماد کے ساتھ قابل قدر اقدامات اٹھا رہے ہیں۔ اسی مناسبت سے گزشتہ روز ڈپٹی کمشنر پشین میجر (ر) اورنگزیب بادینی کے زیر صدارت ضلعی سطح پر کام کرنے والے تمام محکموں کا اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں لائن ڈیپارٹمنٹ کے تمام سربراہ موجود تھے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر پشین نے یہ واضح کر دیا کہ تمام افسران و اہلکار عوام کی توقعات کے مطابق اپنی خدمات سرانجام دیں اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کر دیا کہ وزیر اعلی بلوچستان اور صوبائی حکومت نے اچھی حکمرانی کے قیام، دہشتگردی کے خاتمے اور عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لیے تمام وسائل بروئے کار لانے کا عزم کر رکھا ہے، اس امر پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا انہوں نے کہا کہ سرکاری املاک اور وسائل پر کسی کو بھی غیر قانونی طریقے سے قبضہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی، ایسے عناصر جو سرکاری املاک، بلڈنگ، کوارٹرز یا اراضی پر قبضہ کیے ہوئے ہیں انہیں فوری طور پر واگزار کرایا جائے۔ اجلاس میں تمام محکموں کے سربراہوں کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ فوری طور پر سرکاری املاک اور اراضی کی تفصیل سامنے لائیں اور ساتھ ہی قبضہ مافیا کی نشاندہی کی جائے تاکہ ان کے خلاف قانونی کاروائی عمل میں لائی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم اور صحت ہمارے بنیادی ضروریات ہیں، ان شعبوں کو بہتر بنانے کی بھرپور کوشش کی جارہی ہے۔ اساتذہ

قوم کے معمار ہوتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ اپنی حاضری یقینی بنائیں اور بچوں کو پڑھانے میں کسی بھی قسم کی تساہل کا مظاہرہ نا کریں پولیو کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہم نہیں چاہتے کہ ہمارے معاشرے میں کوئی بھی بچہ معذور پیدا ہو یا بعد میں پولیو

جیسے موذی مرض کا شکار ہو صوبے اور یہاں کے لوگوں کے روشن مستقبل کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے بچوں کو پولیو کے موذی مرض سے بچنے کے لیے پولیو کے قطرے ہر حال میں پلائیں آج کے صحت بچے ہی ایک روشن مستقبل کے ضامن ہوں گے ڈپٹی کمشنر نے مزید یہ بھی واضح کر دیا کہ سرکاری گاڑیوں کا ذاتی مصرف اور غیر ذمہ داری سے استعمال کرنے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے تمام محکموں سے سرکاری گاڑیوں کی تفصیلی ریکارڈ بھی طلب کر لی۔ اجلاس کے شرکاء کو کہا کہ وہ ان تمام غیر حاضر ملازمین کی تفصیل جلد از جلد مہیا کریں، غیر حاضر اور وقت کی پابندی نہ کرنے والے ملازمین کے خلاف پیڈا ایکٹ کے تحت کاروائی عمل میں لائی جائے گی ایسے ملازمین کی وجہ سے نہ صرف کار سرکار میں خلل پڑتا ہے بلکہ سائلین کو مشکلات اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہوں نے پشین و مضافات کی صفائی کو بھی یقینی بنانے کی تاکید کی۔ علاوہ ازیں تمام محکموں کے سربراہوں کو بھی ہدایت دی کہ وہ اپنے دفاتر کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھیں۔ اجلاس میں موجود محکموں کے حکام کو یہ بتایا گیا کہ وہ اپنے اوپر واجب الادا ٹیلی فون بجلی کے بل فوری طور پر ادا کریں، اس بابت تاخیری حربے ہرگز قابل قبول نہیں ہوں گے۔ اس موقع پر ضلع پشین اور یہاں کے رہنے والے لوگوں کو درپیش دیگر مسائل اور ان کے حل پر غور وخوض کیا گیا۔ اجلاس کے دوران ڈپٹی کمشنر اورنگزیب بادینی نے کہا کہ تمام محکمے اپنی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات اٹھائیں۔ اجلاس کے اختتام پر انہوں نے تمام لائین محکموں کو یکم جون 2018 تا 15 جون 2019 محکمانہ کارکردگی رپورٹ جمع کرنے کی سختی سے تاکید بھی کی۔ اس اجلاس میں ان عوامل کا خصوصی طور پر ذکر و تجزیہ کیا گیا جن پر نئے انداز سے توجہ مرکوز کرنے کے بعد ضلع پشین وزیر اعلی بلوچستان جام میر کمال خان کی صوبے کی تعمیر و ترقی کے وژن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے اور تاریخ میں ایک مثالی دور کی شمولیت میں کامیابی ہوگی۔ چونکہ موجودہ حکومت نے اپنا پہلا بجٹ پیش کیا ہے۔ اس لیئے میر اورنگزیب بادینی کی یہ بات درست ہے نئے منصوبے اور تازہ حکمت عملی سے ہر انتظامی سربراہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوگا۔ کیونکہ صوبائی سربراہ کی سنجیدہ کوششیں ہی کامیابی کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی۔ صوبے اور پشین جیسے علاقے کے عوام گزشتہ بعض غلط پالیسیوں کی وجہ سے جن مشکلات کا شکار ہوئے تھے۔ موجودہ حکومت ان پالیسیوں سے اجتناب کر رہی ہے جن کی وجہ سے ترقی کا عمل محض دعوؤں کی نظر ہو جائے۔ اور عوام کی مشکلات کم ہونے کی بجائے ان میں اضافہ ہو۔

چیف ایڈیٹر و پبلشر محمد اسحاق نے سعید پرنٹنگ پریس مشن روڈ کوئٹہ سے چھپوا کر دفتر ہفت روزہ مسائل کوئٹہ آرٹ سکول روڈ کوئٹہ سے شائع کیا۔ فون نمبر: 081-2822725

آپ بھی لکھ سکتے ہیں

سیاسی، سماجی، معاشی موضوعات کے متعلق اپنی مختصر مگر جامع تحریریں صاف ستھرے انداز میں ہمیں بھیجیے ہم انہیں اپنے اخبارات کی زینت بنائیں گے۔

رابطہ نمبر: 03327865820
واٹس اپ: 03136823946
Email: masaelqta@gmail.com

(ادارے کا کالم نگاروں / مضمون نگاروں کی ذاتی رائے اور ان کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں) ادارہ

کشمیر کے بغیر پاکستان نامکمل ہے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

وزیر اعلیٰ بلوچستان جام کمال خان سے صدر آزاد جموں و کشمیر محمد مسعود خان نے منگل کے روز یہاں ملاقات کی، صوبائی وزیر خزانہ میر ظہور احمد بلیدی اور چیف سیکریٹری بلوچستان ڈاکٹر اختر نذیر بھی اس موقع پر موجود تھے، ملاقات کے دوران کشمیری عوام کی تحریک حق خودارادیت

رپورٹ
اسرار محمد کھیتران

اور باہمی دلچسپی کے دیگر امور پر تبادلہ خیال کیا گیا، آزاد کشمیر کے صدر نے اس موقع پر ہوئے عوام میں ٹیکس کی ادائیگی کا شعور اجاگر کرنا ہوگا، عوام کے ٹیکس دینے سے دنیا سے امداد مانگنے کی ضرورت نہیں پڑے گی اور قومی وقار میں اضافہ ہوگا، وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک کے معاشی استحکام کے لئے سخت فیصلے ناگزیر ہیں، ملکی معیشت کی بہتری کے لئے وزیر اعظم عمران خان کی پالیسیاں صحیح سمت میں ہیں، انہوں نے کہا کہ ٹیکس اصلاحات سے جی ڈی پی میں اضافہ اور خود انحصاری کے حصول ممکن ہوگا جس کے لئے عوام میں ٹیکس کی ادائیگی کا رجحان پیدا کرنے کی ضرورت ہے، وزیر اعلیٰ نے بلوچستان

بھارت کے غاصبانہ قبضے کے خلاف کشمیریوں کی جاری جدوجہد اور مقبوضہ کشمیر کے عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے بغیر پاکستان نامکمل ہے، وزیر اعلیٰ نے بلوچستان کے عوام کی جانب سے کشمیری عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پوری قوم کی طرح بلوچستان کے عوام بھی اپنے کشمیری بھائیوں کی تحریک آزادی کی مکمل حمایت کرتے ہیں، ملاقات کے دوران اس امر سے اتفاق کیا گیا کہ معاشی طور پر ایک مضبوط پاکستان ہی مسئلہ کشمیر کے حل میں موثر اور بھرپور کردار ادا کرسکتا ہے، ملاقات میں معاشی، اقتصادی اور قومی ترقی سے متعلق امور پر بھی بات چیت کی گئی اور اس بات پر مکمل اتفاق رائے پایا گیا کہ ملکی معیشت کی بہتری کے لئے ٹیکس کے نظام کو جدید خطوط پر استوار کرتے میں مختلف شعبوں کی بہتری کے لئے صوبائی حکومت کے اصلاحاتی پروگرام کے حوالے سے کہا کہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں گورننس کی بہتری اور اداروں کی استعداد کار میں اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے منصوبے شامل ہیں، نجی شعبہ کے اشتراک سے روزگار کی فراہمی کے مواقعوں میں اضافہ اور ہنرمند افرادی قوت کی تیاری بھی حکومت کی ترجیحات کا حصہ ہے، انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت سیاحت اور چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے آزاد کشمیر کے تجربات سے استفادہ کرے گی، آزاد کشمیر کے صدر نے صوبائی حکومت کی ترقیاتی پالیسیوں اور اقدامات کو سراہتے ہوئے وزیر اعلیٰ کی کامیابیوں کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور وزیر اعلیٰ کو آزاد کشمیر کے دورے کی دعوت دی۔

Policeman, three bombers killed in Loralai attack

QUETTA: Security forces foiled a terror attack in Lor-alai, as two suicide bombers were shot dead while an-other bomber being cha-sed by law enforcers blew himself up on Wednesday. The incident left a policeman martyred and five others, including a woman and two police constables, wounded.The banned Tehreek-i-Taliban Pakistan (TTP) claimed responsibility for the attack on Loralai Police Lines on its website.Security officials said three suicide bombers wearing explosive-laden vests attempted to cross the Police Lines gate, which at the time of the attack was closed. They opened fire on pol personnel deployed there and in an ensuing exchange of fire one of the sui bombers was killed, while his two accomplices managed to enter the premis Security forces chased the two bombers during which another bom detonated his vest while police killed the third attacker in Loralai Police Lin "All the three suicide bombers were killed by the security forces, while policeman lost his life in the exchange of fire," said senior police off Abdul Rehman Luni. Policeman Head Constable Allah Nawaz embrac martyrdom in the attack while two police constables, a woman and two oth received injuries, security officials said.The injured were later identified a Sajjad Ahmed, Mohammad Alam, Mohammad Idrees, Ataur Rehman Tare and Fatima Bibi. They were shifted to the Loralai District Headquart Hospital for treatment.Balochistan Governor retired Justice Amanull Yasinzai and Chief Minister Jam Kamal Khan Alyani condemned the att and expressed sympathies with the family of the marty.Loralai has remaine under the grip of violence since the beginning of this year as more tha dozen people have been killed in separate firing and suicide attacks in the c On Jan 1, terrorists attacked a training centre of the Frontier Corps in Lora in which four attackers were killed and four FC men were martyred.

On Jan 29, three suicide bombers stormed the compound of DIG offices detonated themselves, killing nine policemen and injuring 21 others.

On Feb 17, two FC personnel embraced martyrdom and a passer-by w injured in a gun attack in the main bazaar of Loralai.

The Polices Lines attack was the fourth in the series of attacks in Loralai so far this year.

نئے مالی سال کا بجٹ، بلوچستان کے بہتر مستقبل کی شروعات

تحریر: مقبول احمد رانا

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ قدرت کی فیاضیوں کی بدولت بلوچستان کو ابتداء ہی سے امکانات اور مواقع کی دھرتی سے موسوم کیا جاتا رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جو فکری اور عملی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں وہ سب کے سامنے ہیں اور امکانات اور مواقع کو صوبے کے روشن اور بہتر مستقبل کے ضامن اور اسباب کی صورت میں اجاگر ہونے کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری ہے۔ اس بارے میں دور جانے کی ضرورت نہیں بلکہ برسراقتدار موجودہ صوبائی حکومت کی مساعی جمیلہ کے حوالے سے اچھے دنوں اور اچھے وقت کی نوید سنائی دے رہی ہے۔ ہوسکتا ہے کہ قنوطیت پسند اذہان اس خیال کے علی الرغم سوچتے ہوں لیکن اس کے پس منظر میں بھی محرومی ناانصافیوں پسماندگی اور عدم توجہی کے فیکٹرز ایک جامع اور موثر جواز اور استدلال کا وجود رکھتے ہیں۔

راقم نے جو سطور بالا میں یقین ، اعتماد اور خوش گمانی کے واسطے سے امکانات اور مواقع کا جو ذکر کیا ہے اس کے شواہد اور ثبوت مالی سال2019-20ء کا غیر معمولی ، تاریخی ، مثالی اور موجب ستائش و آفرین پیش کردہ بجٹ سے ملتے ہیں جس کے اعداد وشمار ، ترقی و منصوبہ بندی کے ساتھ ساتھ حکومت وقت کی قلبی وابستگی ، آمادگی اور خواہش کا پتہ دیتے دکھائی دیتے ہیں اس بجٹ کی آمد سے پہلے ہی اس کے چرچے شروع ہوگئے تھے کہ مجوزہ صوبائی بجٹ اپنی اہمیت اور افادیت کے اعتبار سے ایک صوبے کا معاملات کی بہتری کے بارے میں ایک بڑا بریک تھرو ہے۔ پہلے پہل کچھ لوگ اس خیال کو اپنی فکر کے فریم میں دیکھ کر ابہام اور تذبذب کے اسیر نظر آئے۔ اگرچہ اپوزیشن کے اکابرین نے اس سلسلے میں اپنے موقف کو پیش کرنا بھی شروع کر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی60ارب روپے کے بجٹ کے لیپس ہونے کے دعوے بھی سامنے آنے لگے تھے ہر چند کہ حکومت بلوچستان کے ذمہ داروں اور اختیارداروں نے اس کی بڑے نرم الفاظ میں تردید بھی کی مگر اپوزیشن کے خیال میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہ آئی حکمران کے نقطہ نظر کی اصابت اس وقت محل نظر ہوگئی جب 2019-20ء کا بجٹ اسمبلی میں پیش ہوگیا اور ایک دو روز کی کارروائی کے دوران اب بجٹ لیپس ہونے کا ذکر بھی سننے کو نہیں ملا لیکن اسکے باوصف اپوزیشن نے دیگر مسائل اور معاملات کو اپنی توجہ کا مرکز بنالیا ہے۔ تنقید سے لے کر بائیکاٹ یا واک آؤٹ کے اذکار سننے کو ملے مگر وزیراعلیٰ بلوچستان میر جام کمال خان ، وزیرخزانہ واطلاعات میر ظہور بلیدی اور دیگر رفقاء کار نے اپنے رویہ کو ہمیشہ صلح جوئی ، فکری ہم آہنگی ، اپوزیشن کے مسائل اور مطالبات کو توجہ دے کر اپنی یقین دہانیوں کو بھی بروئے کار لانے کے کھلے اشارے دیئے۔ مگر معاملہ اپنی جگہ پر قائم رہا اور بقول غالب یہ صورتحال مرگی انداز میں موجود رہی کہ " ایک ہنگامے پہ موقوف ہے گھر کی رونق " جب یہ سطور سپرد قلم کی جارہی تھیں تو صوبائی حکومت اپنے پیش کردہ مالی سال کے بجٹ کے بارے میں تعریفیں اور ستائش سمیٹنے شروع کئے اپنے تو اپنے ہوتے ہیں اغیار نے بھی بجٹ کے حقائق پر کھلے دل سے صاد کیا ہے۔ یہ معاملہ اس لئے بھی قابل قدر و توجہ ہے کہ موجودہ صوبائی حکومت کو جن نامساعد حالات میں حکومت نبھانی پڑی ان حالت میں " ناگفتنیوں " کا اعتراض زیادہ رہا مگر وزیراعلیٰ میر جام کمال خان اور ان کے رفقاء کار کی حکمت عملی کے توسط سے یہ سب تحلیل اور کافور ہوتی گئیں۔ دراصل مجھے بجٹ برائے مالی سال2019-20ء کے مثبت ، اچھے ، قابل ستائش اور اس سرزمین کے حوالے سے بہتر بلکہ بہترین بجٹ کا ذکر مقصود ہے تاکہ اس سرزمین کے باسیوں کو بھی یہ یقین ہوئے کہ ان کی فلاح و بہبود کے لئے ان کی حکومت نے کس قدر عرق ریزی کے ساتھ حالات کے امراض کا نہ صرف علاج دریافت کیا بلکہ اس کے لئے کامل شفایابی کی دستیابی کو بھی یقینی بنایا۔

یہ صوبائی بجٹ شیڈول کے مطابق 19 جون کو سہ پہر چار بجے کے طے شدہ وقت کی بجائے ڈھائی سے پونے تین گھنٹے کی تاخیر سے پیش ہوا۔ بجٹ صوبائی وزیرخزانہ واطلاعات میر ظہور بلیدی نے ایوان میں پیش کیا اور تقریباً ڈیڑھ دو گھنٹے کی کاوش کے بعد ایوان کو اس بجٹ کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور اپوزیشن کی طرف سے " ہاؤ ہو " کے عالم میں بجٹ ایوان کے ارکان کے گوش گزار کیا۔ یہ بجٹ بلوچستان کو صوبے کا سٹیٹس ملنے کے بعد سب سے بڑا بجٹ تھا۔ بلوچستان کو صوبے کا درجہ ملنے کے بعد پہلی صوبائی حکومت کے وزیراعلیٰ سردار عطاء اللہ خان مینگل تھے جبکہ گورنر میر غوث بخش بزنجو تھے۔ یہ ایک مختصر کابینہ پر مشتمل حکومت تھی اور جے یو آئی (ف) اس حکومت کی اتحادی تھی اس وقت سے لے کر مسلم لیگ (ن) کے صوبائی صدر وزیراعلیٰ نواب ثناء اللہ زہری کے دور تک اتنا بڑا کوئی بجٹ پیش نہیں ہوا ہے پہلے تو کروڑوں ، پھر اربوں تک بجٹ محدود رہا مگر گزشتہ کچھ عرصے سے اربوں تک پہنچے اور دو تین سال قبل سے پہلی مرتبہ صوبائی بجٹ میں کھرب کا لاحقہ لگا۔ مگر موجودہ بجٹ گزشتہ کئی حکومتوں کے کئی برسوں کے پیش کردہ میزانیوں سے حجم میں بڑا ہے۔ یہ چار کھرب اور 19 ارب کا بجٹ ہے جو اگرچہ خسارے کا حامل بجٹ ہے مگر ٹیکس فری بجٹ ہے۔ ویسے ماہرین معاشیات کے نزدیک بجٹوں میں خسارے کی پیوندکاری کو بھی بہتری کی جانب رواں دواں ہونے کی ایک اہم وجہ ٹھہرایا جاتا ہے۔ یعنی اس بجٹ کا کل خسارہ47ارب روپے کے برابر ہے جو کل بجٹ کا چھٹا حصہ بنتا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بجٹ کے بارے میں بہت سے قابل ذکر اذہان نے اپنا موثر کردار ادا کیا ہے اور پھر اپنی اس مہارت کا ثبوت بھی دیا ہے کہ خسارے کو کم کرنے یا ختم کرنے کے اسباب کی نشاندہی بھی کردی گئی ہے جس میں زیادہ حصہ بلوچستان حکومت کے اپنے ذرائع آمدن سے پورا کرنے کا ذکر دستاویزات کے اندر موجود ہے۔ مدات کے حوالے سے ترقیاتی منصوبوں کے لئے 108ارب روپے اور غیر ترقیاتی منصوبوں کے لئے291ارب روپے مختص کے گئے ہیں اس غیر ترقیاتی بجٹ میں جو اعداد کی زیادتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ملازمین کی تنخواہیں اور محکموں کے اخراجات کے بجٹ بھی غیر ترقیاتی پروگرام ہی کا حصہ ہوتے ہیں بجٹ کی تفصیلات کے مطابق وفاق سے 339ارب روپے محصولات کا حصہ اس مرتبہ غیر معمولی طور پر بڑا ہوگا کیونکہ این ایف سی ایوارڈ کی رو سے صوبوں کو محاصل کی تقسیم بھی اسی کی بنیاد پر ہوتی ہے بلوچستان اگرچہ رقبے کے اعتبار سے پاکستان کے کئی صوبوں سے بڑا ہے مگر اس کی آبادی کم ہے۔ اب تک جو ایوارڈ ملتے رہے ہیں ان میں بلوچستان کو85لاکھ کی آبادی کے تناسب سے محاصل کا حصہ ملتا تھا مگر مارچ 2017ء کی مردم شماری کے نتیجے میں بلوچستان کی آبادی ایک کروڑ20لاکھ سے زائد ہوگئی ہے گویا اس طرح کم از کم آبادی میں 40لاکھ کا اضافہ ہوا ہے یہ صوبے کے لئے اچھی خاصی مقدار میں محاصل میں اضافہ ہوگا۔ صوبے کی اپنی آمدنی اور حاصل محصولات میں بھی اضافہ ہوا ہے غالباً اب یہ رقم20ارب تک جا پہنچی ہے تعلیم اور صحت کے شعبوں کے لئے مختص کردہ فنڈز مقابلتاً دوسرے شعبوں سے زیادہ ہیں تعلیم کے لئے61ارب صحت کے لئے 34 ارب 18 کروڑ مختص ہوئے ہیں۔ عالمی اداروں اور مختلف ممالک سے اس شعبے کے لئے پراجیکٹس بنتے رہتے ہیں اور ان کے حوالے سے بھی کثیر سرمایہ کاری کا حصہ اس شعبے پر خرچ ہوتا ہے۔

پانی بلوچستان کا سلگتا ہوا مسئلہ ہے عرصہ دراز سے صوبے میں ڈیمز کی تعمیر کا غلغلہ بلند ہوتا رہا ہے مگر اس پر خاطرخواہ عمل نہیں ہوسکا اگر ہر سال بھی 4/5 ڈیمز بنانے کا پروگرام بنایا جائے تو بیرونی امداد کے علاوہ اقوام متحدہ دیگر اعلیٰ اداروں کو اس مسئلے کو حل کرانے میں دلچسپی ہوتی ہے اگر روش کا تعین کرلیا جائے اور یہ ذہن میں رکھا جائے کہ بلوچستان میں ہونے والی بارشوں کا پانی بہہ کر سمندر میں جاتا ہے کیوں نہ اسے ذخیرہ کیا جائے تو زراعت اور آبپاشی کو بڑی بنیادوں پر وسعت دینے کے اسباب پیدا ہوسکتے ہیں کیا یہ المیہ نہیں کہ بلوچستان میں ہونے والی بارشوں کا60فیصد حصہ بہہ کر سمندر میں جا گرتا ہے تو گویا ہم اس وسیلے سے فائدہ اٹھانے سے محروم رہتے ہیں۔

صوبے کا ایک اور بڑا مسئلہ امن و امان کے قیام کو یقینی بنانا بھی ہے اس مد میں بھی کثیر فنڈز صرف ہوجاتے ہیں ہر چند کہ یہ غیر ترقیاتی مد ہے مگر اس سے ترقیات کے مختلف پہلو جڑے ہوئے ہیں۔ ترقی اور غیر ترقی کی مدات میں لاتعداد منصوبے ہیں جس کو صوبائی حکومت نے اپنی توجہ کا مرکز بناتا ہوا بنایا ہے۔ بیروزگاری بھی صوبے کے اہم مسائل میں شمار ہوتی ہے اس کے لئے پانچ ہزار سے زائد آسامیاں مختلف محکموں میں پیدا کرنے کی گنجائش پیدا کی گئی ہے۔ اس قدر تعداد میں لوگوں کو روزگار ملنے سے بیروزگاری کی شرح میں غیر معمولی کمی واقع ہوگی ہر چند کہ وفاق اور صوبے کفایت شعاری کی پالیسی پر بھی زور دے رہے ہیں لیکن اس کے باوجود10 سے 5 فیصد اضافہ گویا کہ ناگزیر ہوگیا ہے۔ پاک فوج نے ملک کی معیشت کے حوالے سے اپنے اخراجات میں اضافے کو ملتوی کردیا ہے۔ صرف اہلکاروں کیلئے فنڈز کی فراہمی کو ممکن بنایا گیا ہے۔ کوئٹہ اور گوادر کو گزشتہ کئی برسوں سے سیف سٹی بنانے کے چرچے ہیں مگر اس بارے میں خاطر خواہ حد تک پیشرفت نہیں ہوسکی اس مرتبہ ان دونوں شہروں کو سیف سٹی بنانے کے لئے معقول حد تک فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ نوجوانوں کی زیادہ توجہ سرکاری ملازمتوں پر مرکوز ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ حکومت اس بارے میں صرف ایک حد تک ہی بیروزگاری میں کمی لانے کی ممکن بنا سکتی ہے اس مسئلے کا حل یہ ڈھونڈا گیا ہے نوجوانوں کو بلاسود قرضے دیئے جائیں گے جس سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے روزگار کو اپنے لئے ممکن بنانے کے اہل ہوسکیں گے۔

حسب معمول اس مرتبہ بھی کوئٹہ کے لئے ترقیاتی پیکج کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اعلانات گزشتہ کئی حکومتوں کے دور میں ہوتے آئے ہیں اور اس کے فنڈز بھی فراہم ہوئے لیکن ان کا بڑا حصہ متعلقہ حلقوں کی جیب اور پیٹ میں چلا گیا۔ بجٹ کی کابینہ سے منظوری کے بعد وزیراعلیٰ نے اپنے اس وژن کا اعلان کیا کہ ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل سے بلوچستان میں خوشحالی کے نئے دور کا آغاز ہوگا۔ انہوں نے اس موقع پر یہ بھی کہا کہ وفاق اور صوبے کے فنڈز سے جو ترقیات کے منصوبے بنیں گے ان کے واضح آثار زمین پر نظر آئیں گے انہوں نے یہ بھی کہا کہ بجٹ کی تیاری میں تمام سٹیک ہولڈرز کو شامل کیا گیا۔ اپوزیشن کے ارکان سے بھی گاہے گاہے مشاورت ہوتی رہی ہے اس بجٹ کی ایک اور خوبی قابل توجہ ہے کہ ترقیات کے حوالے سے بلوچستان کے کسی بھی علاقے کو نظرانداز نہیں کیا گیا بلکہ اس بجٹ میں ہر علاقے کو حصہ دیا گیا ہے۔ وزیراعلیٰ کے وژن کے مطابق اس صوبے کو عوامی بجٹ اور ترجیحات کے بجٹ کا نام دیا گیا اور اب اس بارے میں یہ کہا جارہا ہے کہ یہ بجٹ اس انداز سے تشکیل دیا گیا ہے کہ اس کے توسط سے ہمارے حال کی عکاس ہونے کے ساتھ ساتھ مستقبل کی بہتری کے روشن امکانات کا احساس اور ادراک ہوسکے گا اور جس نام سے حکومت نے اس بجٹ کو نام دیا گیا ہے فی الواقعی اس صوبے کے عوام اس کی ستائش کے بغیر نہیں رہ سکیں گے۔ مجموعی طور پر اس بجٹ کا متوازن عوام دوست اور نوجوانوں کی امنگوں کی پاسداری کا سبب ٹھہرایا جارہا ہے۔ راقم کو وزیراعلیٰ جام کمال خان کی معاملہ فہمی اور وژن کی بدولت یہ قیاس ہے کہ بعض اپوزیشن ارکان کی تجویز کردہ سکیموں کو بھی اور دیگر بعض معاملات کو بجٹ کا حصہ بنا لینے کی گنجائش ہے۔ وزیراعلیٰ کی معاملہ فہمی وسیع القلبی اور وژن شاید اپوزیشن کو احتجاج کا موقع ہی نہ دے اور تمام معاملات خوش اسلوبی سے حل ہونے کے امکانات مجھے تو روشن نظر آرہے ہیں اسی حوالے سے وزیرخزانہ میر ظہور بلیدی نے یہ بات برملا طور پر کہہ دی ہے کہ بجٹ کی تیاری میں اپوزیشن کی مشاورت کو شامل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ کے ذریعے بلوچستان کی ترقی کے ثمرات سے صوبے کے عوام بلاامتیاز اور تخصیص سے فیض یاب ہونگے۔ انہوں نے اپنے اس اظہاریے میں جس طرح کی امید اور توقع کا ذکر کیا ہے اس کے عملی اشکال کے ابھرنے سے بہت بہتری اور باہمی مفاہمت اور مصالحت کے مواقع بار آور ہونے کے لئے منظر نامہ خالی نہیں ہوگا۔

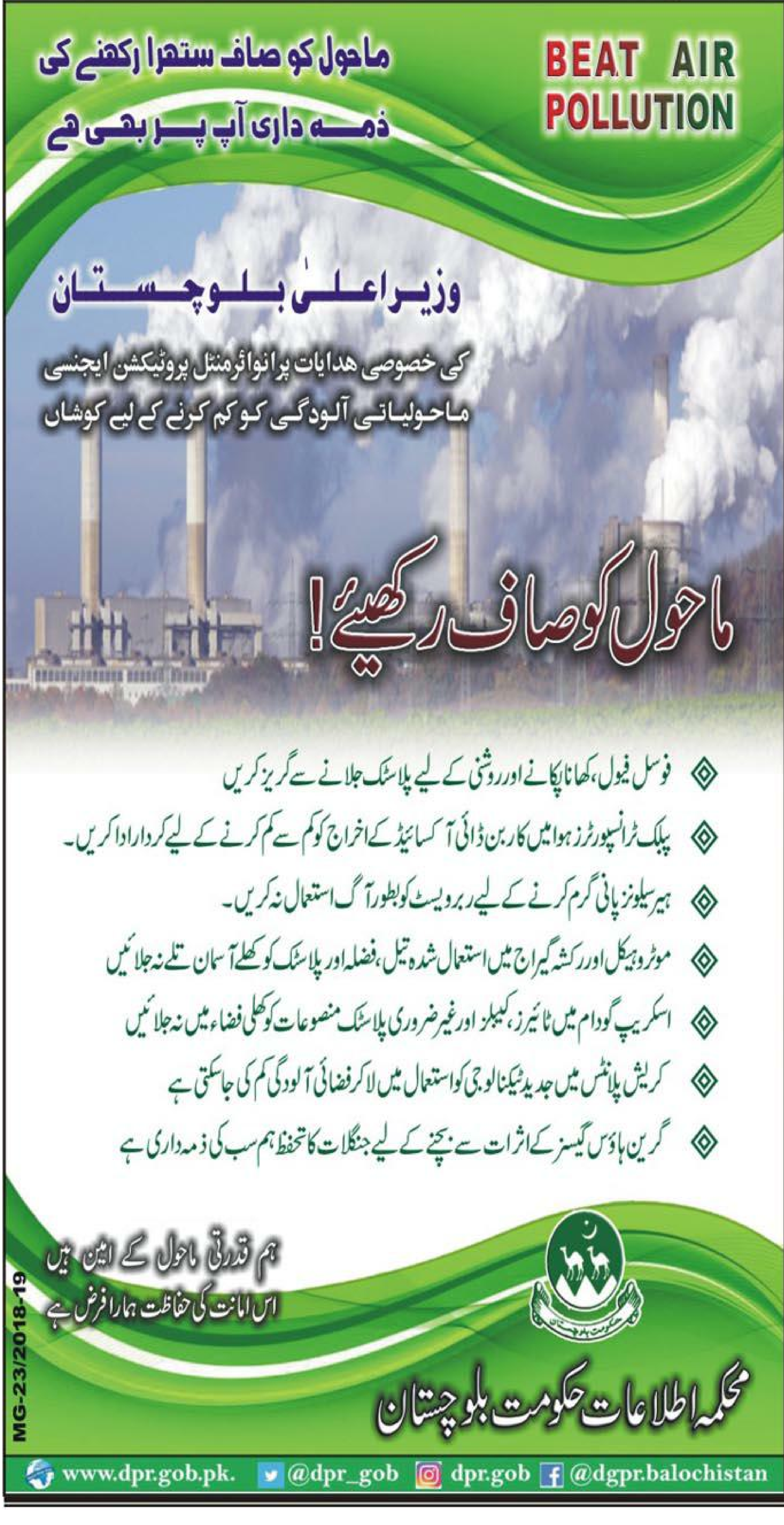

مشکلات حالات میں متوازن بجٹ

بلوچستان اسمبلی میں مالی سال 2019-20 کا صوبائی بجٹ پیش کیے جانے کے موقع پر حزب اختلاف کے اراکین نے خسارے کا بجٹ پیش کیے جانے پر احتجاج کیا، بجٹ کی کاپیاں پھاڑ

صباح الدین صبا

دیں اور واک آؤٹ کیا۔ یہ بات اس لیے حیرت انگیز ہے کہ حزب اختلاف کی جماعتوں میں تقریباً سبھی حکومتیں شامل رہ چکی ہیں اور یہ بات سب کے علم میں ہے کہ خسارے کا بجٹ پہلی بار پیش نہیں کیا گیا۔ اپوزیشن اور دیگر عناصر کو ٹھنڈے دل سے بجٹ تجاویز کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ خاص طور سے طویل عرصے سے جاری مالیاتی بدنظمی، اور انتظامی ابتری کی صورتحال کے باعث پیدا ہونے والی مشکل صورتحال میں بجٹ کا جائزہ لیا جائے تو یقیناً رد عمل مختلف ہوگا۔ اکثر حلقوں کی جانب سے 8 ماہ قبل جب یہ حکومت برسراقتدار آئی تو کہا جارہا ہے تھا کہ موجودہ صورتحال میں صوبائی ملازمین کو تنخواہوں کی ادائیگی بھی مشکل ہوجائے گی۔ لیکن موجودہ حکومت نے بحرانی کیفیت پر قابو پالیا مالیاتی نظم و ضبط نافذ کرنے کی غرض سے اصلاحات اور بعض مشکل فیصلے بھی کیے۔ بی آر اے کی فعالیت، ٹیکسوں کی وصولی اور ایسے بہت سے دیگر اقدامات کے باعث معیشت میں بہتری اور استحکام کی صورتیں پیدا ہونا شروع ہوئیں۔ نئے مالی سال کے بجٹ میں حکومت نے وفاق کی طرز پر ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں اضافہ کیا۔ جو بڑھتی ہوئی مہنگائی کے پیش نظر یقیناً بہت کم ہے لیکن مالی تناؤ کی موجودہ کیفیت میں غنیمت نظر آتی ہے۔ علاوہ ازیں حکومتی ٹیم نے ایسی تدابیر اختیار کیں کہ سرکاری محکموں میں نئی آسامیاں نکالی جاسکیں جس سے بیروزگاری کے مسئلہ کی شدت میں کمی ہوسکے گی۔ اس بجٹ کی تیاری سے قبل صوبائی حکومت نے وفاقی پی ایس ڈی پی کیلئے جو منصوبے تجویز کیئے وہ سب کے سب وفاقی پی ایس ڈی پی میں شامل کرلیے گئے جو حکومت کی بڑی کامیابی ہے جس کا کریڈٹ وزیراعلیٰ جام کمال خان کو دینا ہی پڑے گا۔ صوبائی حکومت خاص طور سے محکمہ خزانہ کے افسران کی دن رات کی محنت اور عرق ریزی کے بعد بالآخر آئندہ مالی سال کیلئے بلوچستان کا بجٹ تیار کرلیا گیا۔ حکومت بلوچستان نے مالی سال 2019-20 کیلئے 4 کھرب 19 ارب 92 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کردیا ہے۔ بجٹ میں ترقیاتی منصوبوں کے لئے 128 ارب روپے جبکہ غیر ترقیاتی اخراجات کے لیے 291 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ بجٹ کا خسارہ 47 ارب روپے ظاہر کیا گیا ہے۔ جو وفاقی محصولات اور صوبے کے اپنے وسائل سے پورا کیا جائے گا۔ وفاق کے تعاون سے مکمل کیئے جانے والے منصوبوں کے لیے 18 ارب 21 کروڑ روپے مختص کیئے گئے ہیں جبکہ غیر ملکی معاونت سے مکمل کیئے جانے والے منصوبوں کا تخمینہ 7 ارب 56 کروڑ 11 لاکھ روپے ہے۔ مالی سال 2019-20 کے صوبائی بجٹ میں تعلیم پر 55 ارب 72 کروڑ روپے مختص کیئے گئے ہیں جبکہ ہائر ایجوکیشن کیلئے 14 ارب 98 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ صحت کے شعبے میں 34 ارب 18 کروڑ روپے جبکہ پانی کے منصوبوں کے لیے 28 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ کئی دہائیوں سے صوبے میں موجود امن وامان کی صورتحال کے پیش نظر امن کے لیے 44 ارب 70 کروڑ روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ وزیراعلیٰ جام کمال خان کی ذاتی دلچسپی اور انتھک کوششوں کے نتیجے میں 150 نئے وفاقی منصوبے اور غیر ملکی تعاون سے 100 منصوبے شامل کیئے گئے ہیں۔ صوبائی بجٹ میں ملازمین کی تنخواہوں اور پنشن میں وفاقی حکومت کے فیصلے کو برقرار رکھا گیا ہے اور گریڈ 1 سے 16 تک کے ملازمین کی تنخواہوں میں 10 فیصد، گریڈ 19 سے 20 تک کے افسران کی تنخواہوں میں 5 فیصد ایڈہاک ریلیف دیا جائے گا۔ جبکہ 21 اور 22 گریڈ کے افسران کی تنخواہوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔ کم از کم تنخواہ 17500 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صوبائی بجٹ میں پہلی بار معذور ملازمین کیلئے 2000 روپے اسپیشل الاؤنس کا اعلان کیا گیا ہے۔ صوبائی محکموں میں مجموعی طور پر 5445 نئی آسامیاں پیدا کرنے کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ نئے مالی سال کے دوران محکمہ تعلیم میں 1057، محکمہ صحت میں 1019 جبکہ لیویز اور پولیس فورس میں 1150 نئی آسامیاں پیدا کی جارہی ہیں۔ بلوچستان اسمبلی میں اپوزیشن خسارہ کا بجٹ پیش کیے جانے پر احتجاج کیا ہے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب موجودہ برسراقتدار آئی تو ایسے نہایت مشکل مالی ومعاشی صورتحال ورثے میں ملی تھی اور اکثر حلقوں کا خیال تھا کہ حکومت اگلے مالی سال کا بجٹ تیار نہیں کرسکے گی۔ تمام تر نامساعد حالات کے باوجود ایک متوازن اور قابل عمل بجٹ کی تیاری موجودہ حکومت کا اہم کارنامہ ہے خاص طور سے پہلی بار وفاقی بجٹ بلوچستان کے تجویز کردہ تمام ترقیاتی منصوبوں کی منظوری حکومت کی بڑی کامیابی ہے۔ نئے مالی سال کے بجٹ کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ تعلیم اور صحت کے شعبے حکومت کی اولین ترجیحات میں ہیں۔

بجٹ میں ظاہر کیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق نئے مالی سال کے دوران صوبہ میں 123 نئے پرائمری اسکول قائم کیئے جائیں گے جبکہ 125 اسکولوں کو مڈل کا درجہ دینے اور 94 مڈل اسکولوں کو ہائی اسکول کا درجہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ 26 ہائی اسکولوں کو ہائر سیکنڈری اسکول کے طور پر اپ گریڈ کیا جائے گا۔ دور افتادہ علاقوں میں 51 اسکول بسیں مہیا کی جائیں گی۔ جبکہ ہائی اسکولوں میں 153 ملین روپے کی لاگت سے سائنس لیبارٹریز بنانے کا اعلان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ضلع کیچ، نوشکی، قلعہ سیف اللہ اور جعفرآباد میں نئے ایلیمنٹری کالجز قائم کیئے جائیں گے۔ اس مقصد کیلئے نئے مالی سال کے بجٹ میں 500 ملین روپے مختص کیئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ پہلی بار یونیورسٹیوں کے چار نئے کیمپسز قائم کرنے کے لیے صوبائی حکومت اپنے وسائل کے 150 ملین روپے فراہم کررہی ہے۔ صحت کے شعبے میں مختلف اسکیموں کے لیے 34 ارب 18 کروڑ روپے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بعض انتہائی اہم معاملات کیلئے پہلی بار رقوم مختص کی گئی ہیں۔ بلوچستان گزشتہ دو دہائیوں سے دہشت گردی کا شکار ہے پہلی بار موجودہ حکومت نے دہشت گردی کے واقعات میں جاں بحق ہونے والوں کے ورثاء اور زخمیوں کی مناسب امداد کو یقینی بنانے کے باقاعدہ فنڈ قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ تمام علاقوں کی یکساں ترقی اور عام آدمی تک بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے ایک نئی ترقیاتی حکمت عملی اختیار کی گئی ہے جس کے تحت مالی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی اور ضلعی سطح پر ترقیاتی عمل، ضلعی ترقیاتی پروگرام کا آغاز کیا جارہا ہے، کوئٹہ ماسٹر پلان کیلئے بجٹ میں رقم مختص کیا جانا، سی پیک اور دیگر ترقیاتی منصوبوں کی حفاظت کیلئے اسپیشل پروٹیکشن یونٹ کا قیام اور ایسے متعدد اقدامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ موجودہ حکومت وزیراعلیٰ جام کمال خان کی قیادت تمام تر نامساعد حالات کے باوجود چیلنجوں سے نمٹنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے اور حوصلہ بھی۔